اہل بیت کون ہیں؟

حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب، مانچسٹر

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ...... اما بعد

اہل بیت کا معنی کیا ہے؟ اس کے لئے قرآن کریم کی سورہ احزاب کی آیت نمبر ۳۳ دیکھئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

إنما یرید الله لیذهب عنكم الرجس اهل البیت ویطهركم تطهیرا

"اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے۔"

قرآن کریم کی اس آیت میں اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں اور وہی اس آیت کی حقیقی مصداق ہیں امت کے تمام مفسرین اور علماء کا اس پر اتفاق ہے ہم آگے چل کر اس پر کچھ شواہد پیش کریں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی (۷۷۴ھ) کا بیان دیکھئے:

هذا نص فی دخول ازواج النبی فی اهل البیت ههنا لانهن سبب نزول هذه الآیة وسبب النزول داخل فیه (تفسیر ابن کثیر ج/3 ص/993)

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا بیان ملاحظہ فرمایئے آپ لکھتے ہیں:

نظم قرآن میں تدبر کرنے والے کو ایک لمحہ کے لئے اس میں شک و شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں اہل بیت کے مدلول میں ازواج مطہرات یقینا داخل ہیں کیونکہ آیت ہذا سے پہلے اور پیچھے رکوع میں تمام تر خطابات ان ہی سے ہوئے ہیں اور بیوت کی نسبت بھی پہلے " وقرن فی بیوتکن" میں اور آگے "واذکرن مایتلی فی بیوتکن" میں ان کی طرف کی گئی اس کے علاوہ قرآن میں یہ لفظ عموما اسی سیاق میں مستعمل ہوا ہے۔ بہر حال اہل بیت میں اس جگہ ازواج مطہرات کا داخل ہونا یقینی ہے بلکہ آیت کا خطاب اولا ان ہی سے ہے (فوائد القرآن ص/265)

مشہور شیعہ مفسر فضل بن حسن طبرسی (845ھ) حضرت عکرمہؓ کے حوالہ سے لکھتا ہے

فقال عکرمة أراد ازواج النبی ﷺ لان اول الآیة متوجهة الیهن (تفسیر مجمع البیان ج/8ص/31)

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی ازواج کا حقیقی مصداق ہونا اتنا پختہ تھا کہ حضرت عکرمہؓ کھلے عام اس آیت کو ازواج مطہرات کے حق میں بتلاتے تھے:

عن علقمة قال عکرمة ینادی فی السوق انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا قال نزلت فی نساء النبی ﷺ خاصة (تفسیر جامع البیان ج/2ص/762 للطبری۔ تفسیر ابن کثیر ج/3ص/104)

ہماری نظر میں کوئی روایت ایسی نہیں گزری جس میں حضرت عکرمہؓ کی کھلے عام یہ بات سن کر حضرت علی مرتضیٰؓ یا کسی دوسرے صحابی نے انہیں ٹوکا ہو اور کہا ہو کہ آپ کی یہ بات غلط ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام بھی جانتے تھے کہ قرآن کی نظر میں آیت تطہیر کے حقیقی مصداق آنحضرت سرور دو عالم ﷺ کی گھر والیاں ہیں۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عکرمہؓ کہتے تھے کہ اس آیت میں ازواج مطہرات کے حقیقی مصداق ہونے پر میں مباہلہ کرنے پر تیار ہوں۔

قال عکرمة من شاء باهلته انها نزلت فی شان نساء النبی ﷺ (تفسیر ابن کثیر ج/3،ص/500)

اور ہماری نظر سے یہ بھی کہیں نہیں گزرا کہ حضرت عکرمہؓ کے اس چیلنج کو کسی نے قبول کیا ہو اور کہا ہو کہ آپ کی یہ بات درست نہیں میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔

مفسر قرآن علامہ ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی رحمہ اللہ (547ھ) لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت سے خارج نہیں ہیں بلکہ زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج اہل بیت کے عنوان کی زیادہ حقدار ہیں کیونکہ وہ تو حضور ﷺ کے گھر میں آپ کے ساتھ ہی رہا کرتی تھیں۔ ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ازواج اہل بیت سے خارج نہیں اہل بیت آپ کی ازواج ہیں آپ کی صاحبزادی ان کے صاحبزادے اور ان کے خاوند (بھی اہل بیت میں داخل) ہیں۔ علامہ زمخشری کہتے ہیں کہ (سورہ احزاب کی) آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج اہل بیت سے ہیں اور آپ کی ازواج کے گھر اللہ کی وحی اترنے کی جگہیں ہیں۔

وفی ھذا دلیل علی ان نساء النبی من اھل بیته ثم ذکر لھن ان بیوتھن مھابط الوحی (البحر المحیط ج/8،ص/974)

جہاں تک اولاد امجاد کی بات ہے تو آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر اپنے گھر والوں کو ایک چادر میں لے کر انہیں بھی اہل بیت میں داخل کیا اس چادر میں حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ تھے۔

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھی اتنے میں خادم نے بتلایا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ آئے ہیں آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم پردہ میں چلی جاؤ پس میں گھر کے اندر ایک کونے میں چلی گئی پھر وہ حضرات اندر آئے ان کے ساتھ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بھی تھے آنحضرت ﷺ نے ان دونوں بچوں کو اپنے پاس بٹھالیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دوسرے کے قریب کرلیا آپ کے بدن پر ایک چادر تھی آپ ﷺ نے ان پر ڈال دی اور آپ ﷺ نے اللہ کے حضور کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں میں اور میرے اہل بیت تیرے حضور آئے ہیں نہ کہ جہنم کی آگ کی طرف گئے ہیں :

اللھم إلیک لا إلی النار أنا وأھل بیتی (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص ۱۰۵ مسند احمد: ج/44،ص/912)

ایک اور موقع پر آپ نے ان چاروں کو چادر میں لیا اور دعا فرمائی کہ :

اللھم ھؤلاء أھل بیتی اللھم اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا (ایضاً)

"اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے آلودگی کو دور فرمادے اور ان کو خوب پاک کردے۔"

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی اولاد امجاد کو بھی اہل بیت میں شامل فرمایا اور کیوں نہ فرماتے یہ آپ کی ہی بیٹی داماد اور دونواسے تھے۔

حضرت امام فخر الدین رازی (606ھ) نے اسے اس طرح بیان کیا ہے:

واختلفت الاقوال فی اھل البیت والاولی ان یقال ھم اولادہ وازواجه والحسن والحسین منھم وعلی منھم لانه کان من اھل بیته بسبب معاشرته ببنت النبی علیه السلام وملازمته للنبی ﷺ (تفسیر کبیر: ج/52،ص/181)

اہل بیت کے بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں اور ان میں بہتر قول یہ ہے کہ اہل بیت سے مراد حضور اکرم ﷺ کی اولاد وازواج ہیں اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بھی اس میں داخل ہیں اور حضرت علی مرتضی بھی ان میں شامل ہیں کیونکہ وہ بھی حضور ﷺ کی صاحبزادی کے واسطے سے گھروالوں ہی میں ہیں اور ان کا رہنا سہنا بھی حضور اکرم کے گھر ہی میں تھا اور وہ آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے ہیں :

☆...... اسی طرح ان حضرات کا بھی اہل بیت میں سے ہونا حدیث سے پتہ چلتا ہے جو آپ کے قریبی خاندان کے لوگ تھے جیسے بنو ہاشم بنو عبدالمطلب ۔

☆......پھر کچھ ان لوگوں نے بھی اہل بیت ہونے کی شان پائی جو گو آپ کے خاندان سے نہ تھے آپ ﷺ نے انہیں محض شفقت اور کرامت کے طور پر ان کو اہل بیت میں کہا حضرت سلمان فارسیؓ فارس کے رہنے والے تھے آپ کا ان سے کوئی خاندانی رشتہ اور تعلق نہ تھا مگر آپ نے ان کو کس طرح یہ اعزاز بخشا اسے دیکھئے آپ نے فرمایا:

سلمان منا أهل البيت (مستدرک حاکم :ج/3،ص/193)

ایک مرتبہ حضرت واثلۃ بن الاسقعؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں بھی آپ کے اہل میں سے ہوں آپ نے فرمایا کہ تو بھی میرے اہل سے ہے حضرت واثلۃ کہتے ہیں کہ جس بات کی مجھے امید رہتی تھی وہ پوری ہو کر رہی :

قال واثلة وأنا من أهلك قال وانت من أهلي قال واثلة إنها لمن أرجى ما أرجو(الصواعق المحرقة:ص/441)

ایک مرتبہ آپ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کے متعلق فرمایا کہ اسامہ ہم اہل بیت میں سے ہے :

اسامه منا آل البيت ظهرا البطن (الصواعق المحرقة:ج/2،ص/556)

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ہونے کی شان انہیں بھی مل گئی جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان پر صدقہ حرام ہے اور یہ آل علی آل جعفر آل عقیل اور آل عباس ہیں (صحیح مسلم: ج/2،ص/973)

نہایت افسوس کی بات ہے شیعہ علماء آنحضرت ﷺ کی ازواج میں سے سوائے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے باقی سب کو اہل بیت سے خارج سمجھتے ہیں حالانکہ ان سب ازواج کا اہل بیت میں ہونا تو خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ان کو کس طرح اہل بیت کے مصداق سے خارج کیا جاسکتا ہے۔کچھ تو سوچیں

مفکر اسلام حضرت الاستاذ علامہ خالد محمود صاحبؒ (1441ھ) علامہ قاضی محمد بن علی شوکانی (521ھ) کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ :

قاضی شوکانی نے جس لطیف پیرائے میں اس نزاع کو ختم کیا ہے وہ بڑا عام فہم ہے وہ یہ کہ اہل بیت دو درجوں میں ہیں۔

(۱) اھل بیت قرآنی یہ صرف ازواج مطہرات ہیں اور اس اصطلاح میں مطہرات کا لفظ آیت تطہیر سے ہی پتہ چلا ہے سو یہ اہل بیت قرآنی ہوئے۔

(۲) اہل بیت حدیثی ...... ان میں حضرت علی حضرت سیدہ فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین چار حضرات ہیں یہ باعتبار خاندانی نسبت کے ہیں۔

ثانیا ان میں وہ حضرات بھی ہیں جو آنخضرت ﷺ سے نسبا وصہرا کسی خاندانی نسبت میں نہ تھے آپ نے محض از راہ شفقت و کرامت انہیں اہل بیت میں شامل کیا ہے جیسے حضرت سلمان فارسیؓ (تجلیات آفتاب : ج/2، ص/70)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے تمام روایات کو سامنے رکھتے ہوئے اہل بیت کو تین عنوانوں میں تقسیم کیا ہے

(۱) اہل بیت نسبی ...... یعنی خواجہ عبدالمطلبؒ کی اولاد بنو ہاشم ہیں اور وہ آنخضرت ﷺ کے نسب کے اعتبار سے اہل بیت ہیں

(۲) اہل بیت سکنی ...... یعنی آنخضرت ﷺ کی گھر والیاں جو آپ کے ساتھ اپنے گھروں میں رہتی ہیں (اور قرآن کی آیت کا حقیقی مصداق یہی ہیں)

(۳) اہل بیت ولادت ...... اس سے مراد آنخضرت ﷺ کی اولاد امجاد ہیں جنہوں نے آپ کے گھر میں ولادت کا شرف پایا ہے (دیکھئے لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح : ج/9، ص/296)

ہم اس وقت اھل بیت آل بیت عترت رسول کے موضوع پر تفصیلا بحث نہیں کر رہے ہیں اس پر علماء عظام کی مفصل مدلل تحریرات موجود ہیں بتلانا صرف یہ ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل نہیں وہ بڑی زیادتی کرتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ جب قرآن ان کو اہل بیت کا حقیقی مصداق قرار دے رہا ہے تو پھر ان کو کس طرح اہل بیت سے نکالا جا سکتا ہے؟ ازواج مطہرات کو اہل بیت سے نکالنے والے کس طرح قرآن پر ایمان رکھتے ہوں گے وہ آپ کے سامنے ہے۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی ۔

حضرت زید بن ارقمؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ کی ازواج اہل بیت میں داخل نہیں آپ نے فرمایا کہ آپ کی ازواج اہل بیت میں سے ہیں۔

فقیل لزید رضی اللہ عنہ: من اهل بيته؟ أليس نساء ه من اهل بيته؟ قال نساء ه من اهل بيته (تفسیر ابن کثیر: ج/3، ص/205، کنز العمال: ج/11، ص/685)

سو آنحضرت ﷺ کی ازواج کا اہل بیت ہونا تو یقینی ہے جو اس میں شک پیدا کرے سمجھئے وہ خود مشکوک ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے محدث جلیل ملا علی قاری رحمہ اللہ سورہ احزاب کی آیت کو اپنا مستدل بناتے ہوئے لکھتے ہیں

فيه دليل على ان نساء النبى ﷺ من اهل بيته ايضاً لانه مسبوق بقوله (يأنساء النبى لستن كاحد من النساء) وملحوق بقوله (واذكرن مايتلئ فى بيوتكن) (مرقات: ج/11، ص/370)

مفسر قرآن مولانا عبدالحق حقانی رحمہ اللہ نے اس بحث میں جو قول فیصل لکھا ہے اسے ملاحظہ کیجئے: قول فیصل یہ ہے کہ دراصل اہل بیت تو ازواج مطہرات ہی ہیں اور اس میں آپ نے اپنے پیارے فرزندوں کو بھی شامل فرمالیا اور کیوں نہیں بال بچے اور عزیز واقارب بھی گھر کے ہی لوگ شمار ہوتے ہیں پس اعتقاد صحیح اور محبت خالص یہی ہے کہ ازواج مطہرات اور ان پاک بازوں کو بھی اہل بیت سمجھ کر ان سب کا تہہ دل سے ادب کرے جن میں حضرت عائشہ صدیقہ حضرت فاطمہ زہرا اور حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی داخل ہیں (تفسیر حقانی: ج/6، ص/90)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:

بعض لوگوں کو ایک حدیث سے شبہ ہو گیا وہ یہ کہ حضور پر نور ﷺ نے ایک دفعہ حضرت علی حضرت فاطمہؓ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اپنی عباء میں داخل کر کے فرمایا اللهم هؤلاء أهل بيتي۔ اس سے بعض عقلمندوں نے یہ سمجھا کہ ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل نہیں حالانکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ "اے اللہ یہ بھی میرے اہل بیت میں سے ہیں" ان کو اس آیت انما يريد الله ...... الآیۃ کی فضیلت میں داخل کر لیا جائے (اور ان کو اس کرامت (بزرگی) میں شریک فرمالے) آپ ﷺ کا مقصد حصر نہ تھا کہ بس یہی اہل بیت ہیں اور ازواج مطہرات اہل بیت نہیں اور اس حدیث کے بعض طرق میں ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ان (چار) حضرات کو عباء میں داخل کر کے دعا فرمائی تو ام المؤمنین ام سلمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے بھی ان حضرات کے ساتھ

شامل فرمالیجئے توآپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ہو اس کا مطلب یہ تھا کہ تم کو عباء میں داخل کرنے کی ضرورت نہیں تم تو پہلے ہی سے اہل بیت میں داخل ہو......دوسرے حضرت علی حضرت ام سلمہؓ سے اجنبی تھے ان کے ساتھ حضرت ام سلمہ کو عباء میں کیوں کر داخل کیا جاسکتا تھا۔

اصل مدعا کے لئے دلیل اول لغت ہے کہ آل محمد میں ازواج اولا داخل ہیں دوسرے قرآن کا محاورہ یہی ہے حق تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں جبکہ ملائکہ نے ان کو ولد (بیٹے) کی بشارت دی اور حضرت سارہ کو اس بشارت پر تعجب ہوا ملائکہ کی طرف سے یہ قول نقل فرمایا ہے:

اتعجبین من امر الله رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد (سورہ هود)

ظاہر ہے کہ یہاں اہل بیت میں حضرت سارہ علیہا السلام یقینا داخل ہیں کیونکہ خطاب انہی سے ہے معلوم ہوا کہ اہل بیت میں ازواج بھی داخل ہیں۔ (وعظ۔النسوان فی رمضان: ص/5)

حضرت حکیم الامت کے اس بیان سے واضح ہے کہ قرآن کریم کی آیت تطہیر کے حقیقی مصداق تو ازواج مطہرات ہی ہیں اب جو شخص ازواج مطہرات کی عظمت کو قرآن سے نکالنا چاہے تو اس کے بارے میں یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ اس کا ایمان بالقرآن مشکوک ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالی نے جو عظمت ازواج کو عطافرمادی ہے اسے کوئی چھین سکتا ہے۔

حضرت حکیم الامتؒ اس سے پہلے یہ رقمطراز ہیں کہ: "اس میں شک نہیں کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں اور اسی طرح ذریت بھی داخل ہیں بلکہ مقتضائے لغت یہ ہے کہ ازواج توآل محمد میں اصالۃً داخل ہوں اور ذریت تبعاً داخل ہوں کیونکہ آل کہتے ہیں اہل بیت کو یعنی گھر والوں کو اور گھر والوں کے مفہوم میں بیوی سب سے پہلے داخل ہے پس یہ احتمال نہیں ہو سکتا کہ ذریت توآل میں داخل ہوں اور ازواج داخل نہ ہوں"۔

(ایضا ص/5)

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ لکھتے ہیں:

یہ بات کہ ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہیں بلکہ اس لفظ کا اطلاق صرف آپ ﷺ کی ایک بیٹی داماد اور دو نواسے ہیں نہ تو زبان کے لحاظ سے درست ہے نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے بلکہ ایک خاص فنکاروں کی سازش کے نتیجہ میں اس غلطی نے امت میں عرف عام کی حیثیت اختیار کرلی اور ہماری سادہ دلی کی وجہ سے اس طرح کی بہت سی دوسری غلط باتوں کی طرح اس کو بھی قبول عام حاصل ہو گیا حالت یہ ہو گئی کہ اہل بیت کا

لفظ سن کر ہمارے اچھے پڑھے لکھوں کا ذہن بھی ازواج مطہرات کی طرف نہیں جاتا جو قرآن مجید کی رو سے اس لفظ کی اولین مصداق ہیں (معارف الحدیث: ج/9، ص/492)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ نے اپنی بے نظیر تفسیر معارف القرآن میں اس پر بڑا عمدہ اور قیمتی کلام فرمایا ہے۔

ہم یہاں حضرت شیخ التفسیرؒ کے اس تفصیلی کلام کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ملاحظہ کیجئے: خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک اہل بیت کے مفہوم عام میں حضور پر نور ﷺ کی ازواج مطہرات اور ذریت اور اولاد اور بنی الاعمام سب داخل ہیں سب اس بشارت اور کرامت میں شریک اور داخل ہیں کیونکہ قاعدہ مسلمہ ہے۔ "**العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب**" یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خصوص سبب کا۔آیت کا نزول اصالتاً اگرچہ ازواج مطہرات کے بارے میں ہوا ہے مگر عموم لفظ کی وجہ سے اور حضور پر نور ﷺ کی دعا کی وجہ سے تمام اہل بیت کو شامل کیا گیا ہے۔البتہ اہل تشیع کے نزدیک سوائے حضرت خدیجہؓ کے حضور پر نور ﷺ کی کوئی بی بی اہل بیت میں داخل نہیں اور حضور ﷺ کی اولاد میں سے سوائے حضرت فاطمہؓ کے کوئی صاحبزادی اہل بیت کے مفہوم میں داخل نہیں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ اور حضرت زینبؓ کا آپ کی صاحبزادی ہونا حدیث اور تاریخ اور اجماع سے ثابت ہے، مگر شیعہ لوگ ان کو حضور ﷺ کی صاحبزادی نہیں سمجھتے اور ان کو حضور ﷺ کے نسب سے ہی خارج سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن سے ثابت ہے کہ حضور پر نور ﷺ کی متعدد صاحبزادیاں تھیں۔ **يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ**... میں" **بناتک**" صیغہ جمع ہے جس کا ادنی درجہ تین ہیں جیسا کہ ازواج صیغہ جمع کا ہے اور آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی متعدد بیویاں تھیں مگر شیعہ سوائے حضرت خدیجہؓ کے کسی اور زوجہ کے قائل نہیں، اور یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کریم کی جن آیتوں میں **نساء النبی** اور **لازواجک** اور **وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ** آیا ہے جن میں صراحتاً لفظ نساء اور لفظ ازواج موجود ہے اور صیغہ جمع ہے اور صراحتاً ازواج کے متعدد ہونے پر دلالت کرتا ہے پس یہ تمام آیتیں مدنی ہیں حضرت خدیجہؓ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد نازل ہوئیں معلوم ہوا کہ ان آیات میں ازواج سے حضرت خدیجہؓ کے سوا اور دوسری بیبیاں مراد ہیں اور اہل تشیع یہ نہیں دیکھتے کہ اس تمام رکوع میں اول تا آخر تمام خطابات خداوندی ازواج مطہرات ہی کو ہیں اور اس رکوع میں صرف ایک مرتبہ لفظ اہل البیت آیا ہے باقی دوسری جگہ بیوت کی نسبت بھی ازواج

مطہرات ہی کی طرف کی گئی ہے۔ فی بیوتکن میں بیوت اور واذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ میں بھی بیوت صیغہ جمع کا ہے اور کُنَّ بھی ضمیر جمع کی ہے معلوم ہوا کہ اصل اہل بیت اور نبی کے اہل خانہ آپ کی بیبیاں ہیں۔ قرآن کریم میں جابجا بیوت کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے۔ لَا تُخْرِجُوْہُنَّ مِنْ بُیُوْتِہِنَّ وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا مگر نہ معلوم شیعہ کی آنکھوں پر کیا پٹی بندھی کہ باوجود ان صریح آیتوں کے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ :اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّطَہِّرَ قُلُوْبَہُمْ (پ٦، المائدہ:41)

ترجمہ: "یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ ان کے دل پاک کرے۔"

ابتداء کلام میں ہم نے آیت تطہیر کے متعلق شیعہ کی دو باتیں ذکر کی تھیں پہلی بات تو یہ تھی کہ یہ آیت حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنین کریمینؓ کے بارے میں نازل ہوئی اور لفظ اہل بیت سے صرف یہی چار حضرات مراد ہیں اور ازواج مطہرات مراد نہیں۔ بحمد للہ تعالیٰ شیعوں کی اس بات کا مفصل جواب دے دیا گیا۔ (معارف القرآن: ج/5، ص/994)

اس تفصیل سے ہم صرف یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کو اہل بیت کے مصداق سے نکالتے ہیں وہ بڑی زیادتی کے مرتکب ہیں ان کے اس بیان سے کیا آنحضرت ﷺ کو ایذاء اور دکھ نہیں ہوگا کہ آپ کی گھروالیوں کو آپ کی گھروالیاں نہ کہا جائے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کو دکھی کرنا کسی مسلمان کا کام کیسے ہوسکتا ہے؟

آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہو آپ کی تمام ازواج مطہرات ہوں آپ کی اولاد امجاد ہوں اور آپ کے عزیز و اقارب ہوں سب سے محبت رکھنا ان سب کا ادب واحترام کرنا ان کے بارے میں اچھے کلمات کہنا اور ان سب کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس میں کوتاہی یقیناً آخرت کا خسارہ ہے اور ان کے خلاف لب کشائی کرنا ایسا جرم ہے جس کی سزا بہر حال مل کر رہے گی۔

